بیشک مقصر یزیدی فوج سے بھی بدتر ہیں۔ امام حسن عسکریؑ

مرگ بر مقصرین

مولف

غلام علی

Contact:- 03453028750

Email :- ghulameali110@yahoo.com

Website :- www.margbarmuqassireen.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان رجسٹرڈ

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس علیؑ العظیم کے لیے جو فکرِ توحید کا خالق اور مالک ہے۔ وہ علیؑ جو اسم اللہ کو وجود میں لانے والا ہے۔ وہ علیؑ جو خدا اور خدائی کا پروردگار ہے۔ وہ علیؑ جو اللہ کے وجود کی واحد دلیل ہے ،وہ علیؑ جو رازقوں کا رازق ہے، خالقوں کا خالق ہے، مالکوں کا مالک ہے، جو ربوں کا رب ہے، جو خداوں کا خدا ہے، وہ علیؑ کہ جس کے غلاموں پر خدا ہونے کا شایبہ ہوتا ہے۔ وہ علیؑ کہ جس کو خدا کہنا بھی اس کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ وہ علیؑ جس کے در پر ہمہ وقت خدا اپنی خدائی سمیت سجدہ ریز رہتا ہے۔ وہ علیؑ جو بیک وقت علی مرتضیٰؑ ہے، محمد مصطفیٰؐ ہے اور غفورورحیم ہے۔ وہ علیؑ جس کے فضایل کا احاطہ کرنا کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں۔ وہ علیؑ جس کے غلاموں میں بھی خدا اپنی تمام تر خدائی سمیت ملا یا ہوا ہے۔

جس کے غلام بھی خدائی صفات کے حامل ہوں اس علیؑ کی عظمت کا عالم کیا ہوگا !!

اسی علیؑ نے اپنی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میں ہی مارتا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی مخلوق کو رزق دینے والا ہوں۔ میں نے ہی ملایکہ کو خلق کیا میں ہی تمام نبیوں کو مبعوث کرنے والا ہوں۔ میں نے ہی سمندروں کو جاری کیا میں ہی آسمانون کو کہڑا کرنے والا ہوں۔ میں ہی صاحب روز قیامت ہوں۔ میں ہی وہ معبود ہوں جس کی عبادت تمام مخلوقات پر فرض ہے۔ میں ہی وہ ذات واجب ہوں جس کو سجدے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ میں ہی فکرِ توحید کا خالق ہوں میں ہی اسم اللہ کو خلق کرنے والا ہوں، میں ہی اللہ کے وجود کی واحد دلیل ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شایبہ ہوتا ہے۔ میں وہ علیؑ ہوں جو اپنے غلاموں کو خالق، رازق اور مالک بنادیتا ہوں۔ میں وہ علیؑ ہوں جو اپنے نوکروں تک کو کن فیا کن کے اختیارات سے نواز دیتا ہوں۔ میں وہ علیؑ ہوں جو اپنے چاہنےوالوں کو عالم الغیب بنادیتا ہوں۔ میں ہی صاحب طور ہوں، میں ہی کتاب مستور ہوں، میں ہی لوح محفوظ ہوں۔ میں ہی صراط مستقیم ہوں۔ میں ہی مومن کی نماز ہوں۔ میں ہی قل ھواللہ احد ہوں۔ میں ہی واحد و یکتاو بےنظیر ہوں۔ میں ہی علی مرتضیٰؑ ہوں۔ میں ہی محمد مصطفیٰؐ ہوں۔ میں ہی غفورورحیم ہوں ---------

اور لعنت ہو ان تمام اشخاص پر جنہوں نے کسی بھی دور میں حق معصومینؑ غصب کیا ہو۔ لعنت ہو تمام دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ پر۔ لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر۔ لعنت ہو ہر عمر بکر عثمان پر لعنت ہو معاویہ، یزید اور تمام آل سفیان پر لعنت ہو بنی عمیہ اور بنی عباس کے ظالم و فاجر حکمرانوں پر۔ لعنت ہو آج کے دور کے ہر یزید پر۔ لعنت ہو تمام آل سعود پر۔ لعنت ہو سعودی عرب کے جابر و فاجر آمروں پر۔ لعنت ہو ہر ملا، مفتی اور مولوی پر۔ لعنت ہو دہشت گرد مسلمانوں کی تمام مساجد و مدارس پر جو اس وقت دہشت گردی کا مرکز ہیں اور دنیا بھر میں ہونے والے ظلم و بربریت کا محور ہیں۔۔۔ اور سب سے زیادہ لعنت ہو ہر فتوا باز خمس خور مجتہد اور مجتہدوں کے تمام جاہل مقلدوں پر۔ لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو اپنی نماز، اذان کلمہ یا کسی بھی عبادت میں علی ولی اللہ کی گواہی نہیں دیتا۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو دشمن عزاداری مولا حسینؑ ہے۔ لعنت ہو ان تمام افراد پر جو معصومینؑ

کو چھوڑ کر غیر معصوم کی تقلید کرتے ہیں۔ لعنت ہو بالخصوص خمینی، خامنہ ای، سیستانی سمیت تمام فتوا فروش مولویوں پر جو منکران ولایت علیؑ اور دشمن عزاداری ہیں۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو دشمنان معصومینؑ پر تبرا نہیں کرتا۔ یا دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرنے سے روکتا ہے۔ لعنت ہو ہر اس فرد پر جو معصومینؑ کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے صرف معصومینؑ کے لیے مختص القاب اور مناقب کو اپنے لیے استعمال کرتا ہے اور خود کو آیت اللہ، امام، رہبر یا ولی امر کہلواتا ہے۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو تمام ظالمین، فاجرین، فاتحین اور غاصبین پر۔۔۔

بے شمار و بے حساب درود و سلام محمدؐ و آل محمدؐ پر

مولاؑ کے فضل و کرم سے مودت معصومینؑ کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن اور بحر الفضل کے بعد مرگ بر مقصرین میری چوتھی کتاب کی صورت میں بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں حاضر ہے۔ جیسا کے نام سے ہی ظاہر ہے اس کتاب میں بھی میں نے حسب سابق اس مقصرانہ سوچ کی نفی کرنے کی کوشش کی ہے جو خارجی عناصر کے ذریعے ہمارے مذہب شیعہ میں داخل کی جارہی ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ میری پچھلی تمام کتابوں کو مقصروں کی جانب سے بے پناہ تنقید کا سامنا رہا۔ میرے خلاف جمعے کے خطبوں میں بھونکا گیا، میرے خلاف کفر کے فتوے صادر کیے گے۔ مجھے واجب القتل قرار دیا گیا، میرے خلاف ریلیاں اور جلوس نکالے گے، اور جب ان سب سے بھی مقصروں کا دل نہ بھرا تو مقصروں کی دہشت گرد تنظیم ISO (ابلیسی سفیانی آرگنائزیشن) نے ۱۹ اگست ۲۰۱۱ کو کراچی شہر کے علاقے انچولی میں مسجد خیر العمل کی مقصر انتظامیہ کے ایما پر میری کتب کے سیکڑوں نسخوں کو شہید کیا گیا۔

اس کتاب کو پھاڑا اور جلایا گیا جس پر معصومینؑ کے نام نوشتہ تھے۔ ان کاغذوں کو پیروں تلے روندا گیا جن پر محمدؐ و علیؑ کے نام لکھے تھے۔ ان صفحات کی بے حرمتی کی گی جن پر پاک بی بی زہراؑ کا نام لکھا تھا۔

جب یہ سب ہو رہا تھا تو تمام نام نہاد مقصر شیعہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ نہ جانے ان سب کی غیرت کہاں مر گی تھی۔

آخر یہ کس قسم کے نام نہاد شیعہ ہیں جن کو حرمت معصومینؑ کا بھی خیال نہیں ہے؟ کیا معصومینؑ کی شان میں ہوئی یہ گستاخی ناموس رسالت کی گستاخی کے زمرے میں نہیں آتی؟

مگر سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر یہ مقصر میری تحاریر کے دشمن کیوں ہیں؟ آخر میں نے ایسا کون سا عمل انجام دے دیا ہے جس کے نتیجے میں یہ مقصر چراغ پا ہوے وے ہیں؟

جن حضرات نے میری تمام تصانیف کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ میری تمام تر تصانیف صرف مدحت معصومین، وکالت ولایت علیؑ اور دشمنان معصومین کی نفی پر مشتمل ہوتی ہیں۔

اور یہ ہی وہ باتیں ہیں جو مقصرین سے ہضم نہیں ہوتیں۔

مقصرین کو سب سے بڑی جو بیماری لاحق ہے وہ فضایل معصومینؑ پر شک کرنے کی بیماری ہے۔بڑا ہی شکی مزاج پایا ہے مقصروں نے ! مگر کیا ہی اچھا ہوتا کہ معصومینؑ کے فضایل پر شک کرنے والے مقصر حضرات معصومینؑ پر شک کرنے سے پہلے اپنی ماں کے کردار پر شک کر لیتے۔ پہلے اس شخص پر شک کر لیتے جسے آج تک اپنا باپ کہتے آ ئے ہیں۔اپنے نجس نطفے پر شک کر لیتے اپنی پلید ولادت پر شک کر لیتے۔ اور اگر مقصرین ایسا کر لیتے تو کبھی فضایل معصومینؑ پر شک نہ کرتے۔

دوسری بیماری جو مقصروں کو لاحق ہے وہ ولایت مولا علیؑ کا انکار کرنے کی بیماری ہے۔ مقصر کہتے ہیں کہ علیؑ کی ولایت کو ثابت کرو!(افسوس کا مقام ہے کہ اب شیعوں کے لیے بھی ولایت علیؑ کو ثابت کرنا ہوگا) جو مقصر کہتے ہیں کہ علیؑ کی ولایت ثابت کرو ان سب کو میرا چیلنج ہے۔

تم علیؑ والوں سے علیؑ کی ولایت ثابت کرنے کا کہتے ہو ، ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہو، علیؑ کی ذات پر شک کرتے ہو ۔۔اگر تم حق پر ہو تو اپنے رہبروں خامنہ ای، خمینی اور سیستانی کو ایک باپ کی اولاد ثابت کر دو تو میں تمھیں مان جاوں۔

مقصروں کو لاحق تیسری بیماری بھی بہت گھمبیر صورت اختیار کر چکی ہے۔ مقصروں کو نہ جانے کیوں معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا کرنے سے موت آتی ہے !عمر، ابوبکر، عثمان اور معاویہ پر لعنت ہوتے ہی مقصرین کی حالت بگڑنے لگتی ہے! اور کیوں حالت نہ بگڑے؟ عمر، بکر عثمان اور معاویہ سے تو تمام مقصرین کے شجرے ملتے ہیں۔آج کے دور کے تمام مقصرین انہی حرامیوں کی تو اولادیں ہیں۔ یہ انہی کی اولادیں تو ہیں جو آج دین میں بگاڑ پیدا کر رہی ہیں۔

کل مقصری کے فرایض عمر انجام دیتا تھا تو آج یہ کام خامنہ ای کرتا ہے۔۔۔کل منکری کرنا اگر ابوبکر کی ذمہ داری تھی تو آج اس ذمہ داری کو سیستانی نبھا رہا ہے۔۔۔کل اگر منافقت عثمان کا شیوہ تھی تو آج یہ کام خمینی نے بخوبی انجام دیا ہے ۔۔۔کل اگر معاویہ معصومؑ دشمنی پر تلا ہوا تھا تو آج اسی دشمنی کو دیکو حرامی اینڈ کمپنی نے قایم رکھا ہوا ہے۔

تو ثابت ہوا کہ مقصروں سے دشمنان معصومینؑ پر تبرا صرف اس لیے برداشت نہیں ہوتا کیونکہ یہ تمام مقصر انہی دشمنان معصومین کی ہی باقیات میں سے ہیں۔

لوگ ہم کو الزام دیتے ہیں کہ ہم شیعوں میں اختلاف پیدا کر رہے ہیں۔ایسے الزامات لگانے والے مجھے جواب دیں کہ میں کیسے اس خامنہ ای کو شیعہ مان لوں جو یہ کہتا ہے کہ عزاداری مولا حسینؑ (زنجیر زنی، قمہ زنی)حرام ہے؟ میں کیسے اس خامنہ ای کو شیعہ مان لوں جو یہ کہتا ہے کہ نماز میں علیؑ کا نام لینے سے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے؟

میں کیسے اس خامنہ ای کو شیعہ مان لوں جو یہ کہتا ہے کہ عمر، ابوبکر، عثمان اور معاویہ کا احترام شیعوں پر واجب ہے؟ کیا معصومین کے دشمنوں سے محبت رکھنے والا، ولایت علیؑ کو باطل نماز کہنے والا، عزاداری سے دشمنی رکھنے والا شخص حقیقی شیعہ ہو سکتا ہے؟؟؟

میں کیسے اس سیستانی کو شیعہ مان لوں جو یہ کہتا ہے کہ علیؑ کا نام اذان میں لینا غیر ضروری ہے اور نماز میں علیؑ کا نام لینا حرام ہے؟

وہ علیؑ جو کل ایمان ہے، وہ علیؑ جو روح ایمان ہے اس کا نام لینا غیر ضروری کیسے ہو گیا؟؟؟

اگر علیؑ غیر ضروری ہو گیا تو پھر اللہ اور محمدؐ کو بھی غیر ضروری ہوتے ہوئے دیر نہیں لگے گی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جتنے بھی حرامزادے ولد الزنا مسلمان ولایت علیؑ کی گواہی کے بغیر نمازیں پڑھتے ہیں یہ نمازیں نہیں پڑھتے بلکے نماز کے مسلے پر اپنی ماں بہنوں کے ساتھ زنا کاری کرتے ہیں۔

منکر ولایت مسلمان کی نماز نماز نہیں ہے بلکے زنا کاری ہے۔ کیونکہ قول معصومؑ ہے کہ جو بھی ولایت علیؑ کی گواہی کے بغیر عبادت سر انجام دیتا ہے وہ نماز کے مسلے پر زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ یعنی قول معصوم کی روشنی میں ثابت ہوا کہ مسلمان جو عمل صبح شام پانچ وقت انجام دیتے ہیں وہ عبادت نہیں ہوتی بلکے زنا کاری ہوتی ہے۔ رائے ونڈ کے تبلیغی مرکز سے لے کر حوضہ علمیہ قم تک اور حوضہ علمیہ قم سے لے کر جامعۃ الازہر مصر تک اور وہاں سے لے کر سعودی عرب تک جہاں جہاں بھی مسلمان اٹھک بیٹھک کرتے نظر آئیں سمجھ لیا جائے کے مسلمان اپنی ماں کے ساتھ زنا میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی عباتوں کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ جس عبادت میں علیؑ کا ذکر نہ ہو وہ عبادت نہیں نجاست ہوتی ہے۔۔۔

اب میری یہ سخت زبان پڑھ کر بہت سوں کو تکلیف ہو رہی ہو گی! بہت سون کو ادب اداب یاد آ رہے ہونگے! بہت سوں کو میری تحریر میں گالیاں نظر آ رہی ہونگی! میری طرف سے ایسے تمام افراد جائیں جہنم میں !!

میں کسی سے پیسے لے کر نہیں لکھتا جو کسی کی ڈکٹیشن سنوں گا۔

میں مولاؑ کی رضا حاصل کرنے کے لیے لکھتا ہوں کسی انسان کو راضی کرنا میرا مقصد نہیں۔

میں کوئی پیشہ ور ذاکر یا ملا نہیں ہوں جس کو پیسے دے کر اپنی مرضی کی بات کروائی جائے۔

میں کوئی ٹکے ٹکے پر بکنے والا مولوی تو ہوں نہیں جو مزیدار اور لچھے دار گفتگو کروں اور لوگ واہ واہ کریں۔

میں تو دین مولاؑ کی بات کرتا ہوں جو بہت سخت اور دشوار ہے۔

اور مجھے کسی انسان سے اداب گفتگو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے کسی انسان سے یہ نہیں سیکھنا کہ دشمنان علیؑ کو کس زبان مین مخاطب کرتے ہیں۔ ہمارے رہبر ہمارے رہنما صرف معصومینؑ ہیں اور وہ ہم کو بتا چکے ہیں کہ ہمارے دشمنوں کو کس انداز مین مخاطب کرنا ہے۔

اسی ضمن مین مولا رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ جو بھی تم سے دشمنی رکھے گا۔ جو بھی تم سے بغض رکھے گا۔ جو کسی بھی مقام پر تمہارا انکار کرے گا اس کی ولادت مشکوک ہوگی۔ وہ اولاد حیض ہو گا یا ولد الزنا ہو گا اس کی ماں خطا کار ہو گی وہ نسلا حرامی ہو گا۔۔۔

دشمنان علیؑ کو مخاطب کرنے کے جن اداب کی تعلیم ہمارے رسولؐ نے ہم کو دی ہے وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ اب اگر کوئی انسان اپنے نقطہ نگاہ سے کسی قسم کے اداب تحریر مجھے سکھانا چاہتا ہے تو زحمت نہ کرے۔

قصہ مختصر یہ کہ مرگ بر مقصرین نامی میری تحریر آپ کے سامنے ہے۔ پسند آئے تو اپنے شجرہ نسب کی پاکیزگی پر فخر محسوس کریں اور اگر اس کتاب میں کوئی بات ناگوار گزرے تو فوری طور پر اپنے شجرے کے بارے میں تحقیقات شروع کردیں۔

نوٹ: یہ کتاب صرف حلالیوں کے لیے ہے کوئی حرامی اس کتاب کو پڑھنے کی زحمت نہ کرے۔

ناشر تبرا غلام. علی

اسمِ اللّٰہ اور رب

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا قران نے جس کو رب کہا ہے وہ علی مرتضیٰ کی ذات ہے۔

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا قران میں جہاں جہاں اسم اللہ آیا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوں۔ اسم اللہ میرا ہی پرورده ہے اور جب بھی جہاں بھی اسم اللہ لیا جاتا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوتا ہوں۔ میں اللہ کی حقیقت ہوں۔ میں ہی اسم اللہ کو وجود میں لانے والا ہوں۔ میں الھویت، وحدانیت، رحمانیت اور ربانیت کا مظہر ہوں۔ ملایکہ میرے نام کی تسبیح کرتے ہیں اور انبیا میرے در پر سجدہ ریز رہتے ہیں۔ میں وقت اور زمانے کا خالق ہوں اس لیے وقت اور زمانے کا اطلاق مجھ پر نہیں ہوتا۔ میں ہر زمانے میں اور ہر وقت پر موجود ہوتا ہوں۔ میری ذات حاضر و موجود ہے۔ میں تمام عالموں کا خالق ہوں میں اب تک لاتعداد عالموں کو خلق کر کے فنا کر چکا ہوں۔ اور لاتعداد عالموں کو مزید خلق کر کے فنا کروں گا۔ میں وہ ذات واجب ہوں جس کی اطاعت کرنا ہر مخلوق پر فرض ہے۔ میں پروردگار روز قیامت ہوں۔ میں ہی توحید کا معدن ہوں۔

معصومؑ کی ولادت نہیں ہوتی بلکے نزول ہوتا ہے

اس مقام پر میں ایک اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ عام طور پر مقصرین کی جانب سے معصومینؑ کی آمد کے موقع کو یوم ولادت یا یوم پیدائش کہا جاتا ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ معصومینؑ ہم عام انسانوں کی طرح پیدا نہیں ہوتے بلکہ ان کا نزول ہوتا ہے۔ معصومؑ نہ کبھی مرتا ہے نہ کبھی پیدا ہوتا ہے۔ معصومینؑ کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اور معصومینؑ اپنی آمد و رفت پر مکمل طور پر قادر ہوتے ہیں۔ معصومینؑ نہ کسی کی مرضی سے آتے ہیں نہ کسی کی مرضی سے جاتے ہیں۔ معصومینؑ نہ ہم عام انسانوں کی طرح پیدا ہوتے ہیں نہ موت کا شکار ہوتے ہیں معصومینؑ تو موت اور حیات کے خالق اور مالک ہیں۔ اس حوالے سے معصومینؑ کے فرامین بھی موجود ہیں۔ معصومینؑ فرماتے ہیں نہ ہم کسی سے جنے گے نہ ہم نے کسی کو جنا۔ ہم نہ کسی کے رحم میں رہے نہ ہی کسی کی صلب میں رہے۔ ہمارا نزول ہوتا ہے اور ہم اپنی آمد و رفت پر مکمل قادر ہوتے ہیں۔ ہم جب چاہتے ہیں جہاں چاہتے ہیں نازل ہو جاتے ہیں۔ ہم انسانی شکل میں نازل ضرور ہوتے ہیں مگر ہمارا بشریت سے اور بشری تقاضوں سے کوئی تعلق نہیں۔

شان بی بی پاک جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں تمام عالمین کا حاکم اور سردار ہوں مگر زہراؑ میری بھی حاکم اور سردار ہیں۔ میں تب تک کوئی عمل انجام نہیں دے سکتا جب تک اس میں زہراؑ کا حکم شامل نہ ہو۔ کائنات میری تعظیم کرتی ہے اور میں فاطمہؑ کی تعظیم کرتا ہوں۔ پورا عالم میری تسبیح کرتا ہے اور میں فاطمہؑ تسبیح کرتا ہوں۔ تمام مخلوقات میرے آگے جھکتی ہیں مگر میں زہراؑ کے آگے جھکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ سے حضرت ابوذر غفاریؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ بی بی فاطمہ زہراؑ کی تعظیم میں کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ کیا آپ ان کا بیٹی کی حیثیت سے احترام کرتے ہیں؟ رسول پاکؐ نے فرمایا فاطمہؑ کا احترام کرنا مجھ پر لازم ہے میں زہراؑ کا احترام اس لیے نہیں کرتا کہ وہ میری بیٹی ہیں بلکہ ان کے احترام کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کی حقیقت سے کچھ حد تک واقف ہوں۔ فاطمہؑ میرے گھر میں بیٹی بن کر نازل ضرور ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ہی تو مجھ کو نبوت عطا کرنے والی ہستی ہیں۔ میں اسی ذات کا پیغام لے کر ہی تو دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے بھی جتنے نبیؑ بھیجے گے سب فاطمہؑ کے طابع تھے اور انہیؑ کے احکامات پر عمل کرتے تھے اور میرے بعد آنے والے تمام امامؑ بھی فاطمہؑ کے پرورده ہونگے اور انہی کے احکامات پر عمل کریں گے۔

حضرت ابوذرؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا فاطمہؑ ہی اللہ ہیں؟ رسولؐ نے مسکرا کر فرمایا اللہ تو خو فاطمہؑ کے احکامات کا طابع ہے۔ وہ فاطمہؑ ہی تو ہیں جن کی عبادت خود اللہ بھی کرتا ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا یا رسول اللہؐ کچھ وضاحت فرما دیں

رسول اللہؐ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ فاطمہؑ کی نعلین پاک کی خاک میں سیکڑوں خدا اپنی تمام تر خدائی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ فاطمہؑ توحید کی پروردگار اعظم ہیں۔ فاطمہؑ کی رضا سے اللہ کا وجود قایم ہے جس لمحے فاطمہؑ کی رضایت شامل نہ رہی اللہ کا وجود بھی قایم نہیں رہے گا۔

اے ابوذرؓ یہ جان لو کہ فاطمہؑ جسے چاہیں خالق بنا دیں جسے چاہیں مخلوق بنا دیں جسے چاہیں افضل بنا دیں اور جسے چاہیں کمتر بنا دیں۔ کائنات عالم کا تمام تر نظام فاطمہؑ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے جب ہوتا ہے سب فاطمہؑ کی مرضی ومنشا سے ہوتا ہے۔ جو فاطمہؑ کا دل دکھائے گا وہ تباہ وبرباد ہوگا اور جو فاطمہؑ کی رضا حاصل کر لے گا اس کو جو مقام عطا ہوگا اس کا انسانی تصور میں آنا ممکن نہیں۔۔۔۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ مولاؑ جب دنیا کا سارا نظام آپ معصومینؑ کے ہاتھوں میں ہے تو ایسے حالات میں خدا کیا کرتا ہے؟ کیا خدا کچھ بھی نہیں کرتا؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا عبادت میں مشغول رہتا ہے۔۔۔ صحابی نے پوچھا خدا کس کی عبادت کرتا ہے؟ خدا کون سی عبادت کرتا ہے؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا سلمانؓ بن کر در زہراؑ کی جاروب کشی کرتا ہے۔ یہی اس کی عبادت ہے۔

تبرا

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا علی رضا جل جلالہ سے جب حقیقت تبرا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو مولاؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں پر سر عام لعنت بھیجیں۔ ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنا گرانقدر عبادتوں میں سے ایک عبادت ہے۔ جو ہمارے دشمنوں پر تبرا کرتا ہے اس سے ہم راضی ہو جاتے ہیں۔

اے شیعوں! ہمارے ہر دشمن پر کھل کر تبرا کرو بالخصوص ہماری دادی زہراؑ کے دشمنوں پر یعنی عمر اور ابوبکر پر زیادہ سے زیادہ لعنت بھیجو۔ بیشک عمر اور ابوبکر کفر پر تھے اور ان کے مقلدین بھی سب خارج از اسلام ہیں۔ جب بھی ہمارا کوئی شیعہ عمر اور ابوبکر پر لعنت بھیجتا ہے تو بی بی زہراؑ کے دل کو تسکین پہنچتی ہے اور اللہ کے فرشتے لاکھوں نیکیاں اس کے نام کر دیتے ہیں۔

اے شیعوں! کسی بھی دور میں ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنے کی روش کو ترک نہ کرنا۔

ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنا ہمارے شیعوں کی پہچان ہے اور جو بھی ہمارے دشمنوں پر لعنت نہیں بھیجتا وہ شیعہ نہیں ہو سکتا۔ بیشک ہمارے دشمنوں کی خامیوں کو سامنے لانے والے ہی حقیقی شیعہ ہیں اور جو ایسا نہیں کرتے وہ منافقین میں سے ہیں۔

معصومؑ فرما رہے ہیں کہ تبرا گرانقدر ترین عبادتوں میں سے ایک ہے اور شیعوں پر لازم ہے کہ ہمارے دشمنوں پر تبرا کریں۔ اور جو تبرا نہیں کرتا وہ شیعہ نہیں ہوتا بلکہ منافق ہوتا ہے۔۔۔ اب مجھے مقصرین جواب دیں کہ وہ جس خامنہ ای کو اپنا رہبر مانتے ہیں کیا وہ شیعہ ہے ؟؟؟ کیا وہ مولا علیؑ کا شیعہ کہلانے کے لائق ہے؟؟؟ بیشک قول معصومؑ کی روشنی میں خامنہ ای شیعہ کہلانے کے لائق نہیں ہے بلکہ منافقین میں سے ہے کیونکہ حال ہی میں خامنہ ای نے فتوا دیا ہے کہ عمر، ابوبکر، عثمان اور معاویہ پر تبرا کرنا غلط ہے اور ان کا احترام ہر شیعہ پر لازم ہے۔۔۔ اللہ غارت کرے ایسے بد بخت فتوا بازوں کو۔۔۔ لعنت ہو ہر عمر، ابوبکر، عثمان اور معاویہ پر اور ان کا احترام کرنے والوں اور ان کو ماننے والوں پر۔۔

امام کون؟؟؟

جاننا چاہیے کہ امام صرف معصومینؑ کا منصب خاص ہے اور کسی غیر معصوم کو امام کہنا کفر ہے۔ جس طرح کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ جس حرامی مولوی کا دل چاہتا ہے وہ حق معصومینؑ کو غصب کرتے ہوئے خود کو امام کہلوانا شروع کر دیتا ہے جبکہ امام معصومینؑ کا لقب و منصب خاص ہے۔ یہاں تک کے مسجد کے پیش نماز کو بھی امام کہنا غلط ہے۔

فرامین معصومینؑ کی روشنی میں یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے۔

مولا امام تقیؑ نے فرمایا ہر وہ شخص جو غیر معصوم ہوتے ہوئے خود کو امام کھلوائے وہ مجسم شیطان ہے۔

خود ساختہ اماموں اور ان کے ماننے والوں کے خلاف مولا علیؑ نے فرمایا جو کوئی بھی کسی غیر معصوم کو امام کہے وہ شیاطین کے گروہ سے ہے۔

امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے فرمادیا ہے کہ میں اسلام میں ہر ایسی رعیت کو عذاب میں داخل کروں گا جو کسی ایسے امام کی اطاعت میں دین سمجھے اور وہ امام منجانب خدا نہ ہو۔

مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا ایک دور ایسا آئے گا جب ہمارے شیعوں کا ایک طبقہ ۱۳ یا ۱۴ اماموں کو ماننا شروع کر دے گا۔ سچے مومنین کے لیے ضروری ہے کہ ایسے افراد جو کسی غیر معصوم کو امام کہتے ہیں سے دور رہیں نہ ان کی خوشی میں شریک ہوں نہ غم میں اور ایسے بد عقیدہ لوگوں سے قطع تعلق کر لیں۔

لعنت ہو خمینی سمیت ہر خود ساختہ امام اور اس کے ماننے والوں پر

شجرہ خبیثہ

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار واضح کر چکا ہوں کہ جو بھی علیؑ کا منکر ہوتا ہے جو بھی مقصر ہوتا ہے، جو بھی ولایت مولا علیؑ کا انکاری ہوتا ہے اس کی ولادت پاکیزہ نہیں ہو سکتی ہر منکر، مقصر اور منافق کا شجرہ مشکوک اور ولادت ناپاک ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں عمر بن خطا سے لے کر خامنہ ای ملعون تک کے شجرے واضح دلیل کی طور پر موجود ہیں۔ اولین منکر علیؑ عمر بن خطاب کے خبیث شجرے سے بھلا کون واقف نہیں؟ عمر کے باپ خطاب نے ایک عورت سے زنا کیا جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی پھر جب وہ بڑی ہوئی تو اس کے ساتھ بھی خطاب نے زنا کیا اور اس زنا کاری کے نتیجے میں عمر پیدا ہوا۔ یعنی خطاب نے اپنی ہی بیٹی کے ساتھ جب زنا کیا تو عمر بن خطاب پیدا ہوا۔ عمر کی جو ماں تھی وہی عمر کی بہن بھی تھی۔ اسی طرح تاریخ میں ابو سفیان کے ۷ معاویہ کے ۴ ابو جہل کے ۱۱ ابو بکر کے ۲ اور عثمان کے ۷ باپوں کے نام ملتے ہیں۔ یزید تو اتنا بڑا حرامزادہ تھا کہ اس کے نام نہاد باپ معاویہ نے سر عام قران پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی اور کہا تھا کہ خدا کی قسم یہ حرامی یزید میری اولاد نہیں۔ اسی طرح بنی عمیہ اور بنی عباس کے ہر حکمران کے کم از کم ۴ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ باپوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے۔ یعنی بنی عمیہ اور بنی عباس میں جو سب سے شریف النفس انسان ہوتا تھا اس کے بھی کم از کم ۴ باپ ضرور ہوتے تھے۔ دور حاضر میں بھی یہ روایت قایم ہے آج بھی ہر دشمن علیؑ کا، ہر منکر ولایت کا شجرہ مشکوک ہی ہوتا ہے۔ ہر دشمن علیؑ کے شجرے کی کڑیاں غایب ہوتی ہیں اور دشمنان علیؑ زندگی بھر اپنے شجروں کی کھوئی ہوئی کڑیوں کی تلاش میں مشغول رہتے ہیں مگر اس تلاش کا انجام ہمیشہ ناکامی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ آج کے دور میں بھی کچھ منکران علیؑ ایسے موجود ہیں جن کے شجرے مشکوک ہیں اور ولدیتیں نامعلوم ہیں۔

سعودی بادشاہوں کی طرف ہی نگاہ ڈالی جاے تو عجیب و غریب شجرے سامنے آتے ہیں۔ بالکل ویسے ہی شجرے سامنے آتے ہیں جیسے ان کے آقاوں عمر، ابو سفیان یا معاویہ کے تھے۔ حالیہ سعودی بادشاہ عبداللہ بھی ۳ باپوں کے نام سے مشہور ہے۔ اگر دوسری طرف ان اشخاص پر نگاہ ڈالی جاے جو خود کو نام نہاد شیعہ تو کہتے ہیں مگر ان کی حقیقت وہابیوں سے بھی بدتر ہے تو وہاں بھی یہی داستان سننے کو ملے گی۔ اس امر کی واضح مثال خمینی ہے جس نے خود کو امام کھلوا کر اور ولایت مولا علیؑ کا انکار کر کر خود کو حرامی ثابت کیا اور اس کے حرامی ہونے کی وضاحت اس کے شجرے نے بھی خوب پیش کی۔

میں نے اپنی پچھلی کتاب بحر الفضل میں بھی مقصرین اور ان کے رہبرون کے مشکوک شجروں کی طرف روشنی ڈالی تھی مگر بہت سے لوگوں نے اسرار کیا کہ اس امر کی مزید وضاحت کی جاے اسی لیے میں یہاں کچھ تفصیل بیان کر رہا ہوں۔

مقلدوں کو اپنے رہبروں کی حقیقی ولدیت جاننے کا تو پورا حق ہونا چاہیے۔ اس حق سے مقلدوں کو ان کے رہبروں نے ضرور دور رکھا ہے مگر میں مقلدوں کو ان کے اس بنیادی حق سے ضرور آشنا کروں گا۔

اس ضمن مین سب سے پہلے خمینی کے شجرے کا جایزہ لینا چاہیے۔ اس موضوع پر اگر میں اپنی طرف سے کچھ بولوں گا تو لوگ بلاوجہ مجھے

الزام دینگے۔اس لیے میں ایران ہی کے ایک جید مولوی آغائے علی اصفہانی کی کتاب مسند نشین فارس سے چند سطریں نقل کر رہا ہوں جس سے آپ کو خمینی کے شجرے کی خباثت کا خود اندازہ ہو جائے گا۔

علی اصفہانی لکھتے ہیں

اگر تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات ہم پر واضح ہوتی ہے کہ آغا خمینی اپنی ولدیتوں کے حوالے سے کافی مشکوک واقع ہوئے ہیں۔جب میں نے تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کی تو میں یہ بات دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خمینی صاحب کا جو شجرہ کشمیر میں پایا جاتا ہے وہ ان کی مختلف ولدیت ظاہر کرتا ہے اس شجرے سے جو یہاں ایران میں پایا جاتا ہے۔ ویسے خمینی صاحب کی والدہ جب کشمیر سے ایران تشریف لائیں تو کافی مشکوک سرگرمیوں میں ملوث پائی جاتی تھیں۔ ان کو کسی بھی صورت ایک باکردار خاتون نہیں کہا جا سکتا۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خمینی صاحب ہمیشہ سے ہی اپنی حقیقی ولدیت کے حوالے سے خاموش رہے اور وہ کبھی یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ سرعام ان سے ان کے والد کے بارے میں پوچھا جائے۔۔۔۔۔

یہ تھی وہ تحقیق جو ایران کے ہی ایک جید مولوی آغا علی اصفہانی نے اپنی کتاب میں درج کی ہے۔

اس تحریر سے سب کچھ واضح ہو جاتا ہے اور مجھے کچھ اور کہنے اور سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔مگر پھر بھی میں ایک اور نقطہ نگاہ پیش کرتا چلوں جس سے صورتحال اور واضح ہو جائے گی۔۔William Richard Williamson نامی ایک یہودی شخص کو بھی خمینی کے باپ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس کا اور خمینی کا شجرہ اور ان دونوں کے حوالے سے مختلف تحقیقاتی رپورٹس internet پر مختلف websites پر موجود ہیں۔

غور طلب بات یہ ہے کہ مولاؑ کے چاہنے والوں کو یہودی ایجنٹ کہنے والوں کا اپنا رہبر خمینی کسی یہودی کی اولاد ہے۔

جب خمینی کے مقصر مقلدین مولاؑ کے کسی چاہنے والے کو یہودی ایجنٹ کے خطاب سے نوازتے ہیں تو ان کو اپنے رہبر خمینی کی حقیقت کا بھی علم ہونا چاہیے جو نسل یہود میں سے ہے۔

اب ذرا ایک اور مقصر مجتہد سیستانی کے شجرے کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔ ان حضرت کا شجرہ خمینی کی طرح complicated اور interesting نہیں ہے۔

یہ صاحب بس simple سے حرامی ہیں۔ یہ حضرت دراصل متعہ زادے ہیں۔جس زمانے میں ان کی ماں کے رحم میں ان کا حمل ٹھہرا تو ان کی ماں کسی اور مرد کے ساتھ متعہ میں تھیں اور جب سیستانی صاحب کی ولادت باخباثت ہوئی تو ان کی اماں کسی دوسرے مرد کے ساتھ متعہ مثل زنا میں ملوث تھیں۔ اور اس بات کا اظہار سیستانی صاحب سرعام اکثر کر ہی دیا کرتے ہیں کہ وہ متعہ زادے ہیں۔

ویسے تو سیستانی صاحب اپنی نجس توضیح المسائلوں میں بڑے بڑے مسئلے حل کر دیتے ہیں مگر تا حال سیستانی صاحب اپنی زندگی کا یہ

مسلہ حل نہیں کرپاے کہ وہ خودکو کس کی اولاد کہیں۔خودکواس شخص کی اولاد کہیں کہ جس کے ساتھ ان کی ماں حمل کے وقت متعہ میں تھیں یااس کواپناباپ کہیں جوان کی ولادت کے موقع پران کی ماں کے ساتھ پایا جاتا تھا !!!

یہ ہوتا ہے منکرین ولایت علیؑ کاانجام۔ مولاؑ کے دشمنوں اورولایت کے منکروں کوان کاحقیقی باپ نہیں ملتا۔ منکرین،مقصرین اورمنافقین کی زندگیاں حقیقی باپ کی تلاش میں گزرجاتی ہیں۔

ایساہی کچھ حال پاکستان میں موجود معصومینؑ کے دشمنوں اورولایت کے منکروں کا بھی ہے۔ پاکستان میں معصومینؑ کااورشیعیان علیؑ کاایک بہت بڑادشمن پایا جاتا تھاجس کانام حق نوازجھنگوی (عرف جنگلی) تھا۔اس کی خوبی یہ تھی کہ اس کی ولدیت میں کسی ایک باپ کابھی ذکرنہیں ہے۔اس کی ولدیت ہمیشہ سے ہی نامعلوم رہی ہے۔ جس کاثبوت ووٹرلسٹ اورقومی شناختی کارڈپر اس کی ولدیت کے خانے میں لفظ نامعلوم کادرج ہوناہے۔کہا جاتا ہے کہ اس کی ماں کے ساتھ ایک ہجوم مشغول زنا رہتاتھا اور ہزاروں مردوں کی کوششوں کے نتیجے میں حق نوازجھنگوی پیداہوا۔ حق نوازکی ماں کے ساتھ اتنے مردوں نے زنا کیاتھا کہ اس کی ماں بھی کبھی اس کواس کے حقیقی باپ کانام نہ بتاسکی۔ اورباپ نہ ملنے کے غم میں حق نوازجھنگوی نے سپاہ صحابہ کی بنیادرکھی اورشرط رکھی کہ میری اس دہشت گردتنظیم میں صرف وہ ہی شخص شامل ہوسکتاہے جو نسلا اوراصلا حرامزادہ ہو اس تنظیم میں کسی حلال زادے کو شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اورآج حق نوازجھنگوی کوواصل جہنم ہونے کے کئی سال بعدبھی اس کی تنظیم کے حرامی کارکن اپنافرض حرامزدگی خوب نبھارہے ہیں۔ سپاہ صحابہ کے حرامی دہشت گردکارکن زندگی بھر اپنے حقیقی باپ کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب باپ نہیں ملتاتو غم واندوہ کی کیفیت میں مبتلاہوکر کبھی کسی حلالی مومن پرحملہ آورہوکراس کوشہید کردیتے ہیں یاایام عزاکے ماتمی جلوسوں پرخودکش حملے کردیتے ہیں۔ آخرحقیقی باپ کے بارے میں معلومات نہ ہونے کاغم ہوتا ہی اتنابراہے کہ اس کی ذلت اورہزیمت سے تنگ آکر ہی انسان خودکشی پر مجبورہوجاتا ہے۔

ایک اور منکر،مقصر اورمنافق مولوی کاذکربھی یہاں کرتا چلوں۔جس کانام محمدحسین نجفی (عرف ڈھکوحرامی) ہے۔ یہ شخص بھی دشمن عزاداری حسینؑ اورمنکرولایت علیؑ واقع ہواہے۔ یہ بھی خودکوشیعہ کہلواتا رہامگرحقیقت میں یہ بھی بنیادی عقاید مذہب شیعہ کونقصان پہنچانے کاباعث رہا۔ یہ شخص وہابیوں سے پیسے لےکر ان کے عقاید کومذہب شیعہ میں داخل کرنے کاذمہ داررہا۔یہ شخص زندگی بھر شیعوں میں وہابیت کی پرچارکرتارہا۔ اس کے شجرے کی حقیقت بھی بڑی عجیب ہے۔یہ اتنابڑاحرامزادہ تھاکہ اس کے چاہنےوالے بھی اس کو ڈھکوحرامی کےنام سے ہی پکارتے ہیں۔ بہت سوں کوتواس کے اصلی نام تک کاعلم نہیں ہے۔ اس کے شجرے کی حقیقت یہ ہےکہ ویسے تویہ خودکو تاجے مسلی نامی شخص کابیٹا کہلواتا ہےمگر اس کے شہرسرگودھا کابچہ بچہ جانتا ہےکہ یہ تاجے مسلی کی نہیں بلکے غامے جوگی کی ناجایز اولاد ہے۔ جوگی اس کی ماں کواٹھاکرلے گیا تھا اوراس کے ساتھ زناکاری کی تھی جس کے نتیجے میں

ڈکو پیدا ہوا۔ ڈکو حرامی نے اپنے حرامی ہونے کا ثبوت اپنی مختلف تحاریر اور تقاریر میں بار بار پیش کیا کہیں اس نے ولایت علیؑ کا انکار کیا تو کہیں عزاداری مولا حسینؑ کے خلاف زبان درازی کی۔ کہیں یزید کو علیہ سلام بنا دیا تو کہیں نذر و نیاز سے منکری کرتا ہوا پایا گیا۔ کبھی کربلا کے مصایب کا انکار کیا تو کبھی اصول دین کو رد کر دیا۔ اور انہی سب سرگرمیوں کی وجہ سے دنیا میں حرامی مشہور ہوا اور آخرت میں کافر مشہور ہوگا۔

ان منکران ولایت اور دشمنان عزاداری حسینؑ کے شجروں کا جایزہ لینے کے بعد ایک بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ جو کوئی بھی کہیں بھی ولایت علیؑ کا انکار کرتا ہے ،عزاداری کے خلاف زبان درازی کرتا ہے ، فضایل معصومینؑ پر شک کرتا ہے یا محمدؐ و آل محمدؐ کی کسی بھی فضیلت کا انکار کرتا ہے تو ایسے شخص کا حلالی ہونا ممکن نہیں۔

ایسا ہر شخص نسلا اور اصلا حرامی ابن حرامی ہوتا ہے۔ کسی بھی منکر، مقصر یا منافق کو حلالی ثابت کرنا ممکن ہے۔

مذکورہ تمام منکرین مقصرین اور منافقین اپنے حقیقی باپ کے حوالے سے بڑے کنفیوژن کا شکار ہیں مگر ایک بلند پایہ مقصر ایسا بھی ہے جو اس ذہنی اذیت سے نجات حاصل کر چکا ہے۔۔۔جی بالکل آپ صحیح پہچانے !!!حرامیوں کا رہبر حرامی ابن حرامی خامنہ ای حرامی اس کنفیوژن سے نجات حاصل کر چکا ہے۔۔۔حال ہی میں خامنہ ای نے اپنے تازہ دم فتوے میں عمر،ابوبکر،عثمان اور معاویہ کو قابل احترام ہستیاں قرار دیا ہے اور حکم صادر کیا ہے کہ معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا کرنا غلط ہے اور جو شیعہ ایسا کریں گے وہ شیعہ نہیں رہیں گے۔

خامنہ ای اس فتوے میں معصومینؑ کے دشمنوں کی حمایت کر کے واضح اشارہ دے چکا ہے کہ کل کے دور کے دشمنان معصومین کا آج کے دور کے دشمن معصومینؑ سے کوئی تعلق ضرور ہے۔ دوسرے لفظوں میں خامنہ ای نے صاف اعلان کر دیا کہ کسی مجتہد کو اس کا حقیقی باپ ملے نہ ملے مجھے تو عمر،ابوبکر،عثمان اور معاویہ میں ہی اپنا باپ نظر آتا ہے۔ بس یہ فیصلہ باقی ہے کہ ان چار یاروں عمر، ابوبکر،عثمان اور معاویہ میں سے کون خامنہ ای کا حقیقی باپ ہے۔ اور خامنہ ای بہت جلد اپنی مجتہدانہ صلاحیتوں سے معلوم کر ہی لے گا کہ ان چاروں میں اس کا حقیقی باپ کون ہے۔ تب تک آپ خامنہ ای کو ان چار یاروں میں سے کسی کے ساتھ بھی منسوب کر سکتے ہیں۔آپ خامنہ ای کو خامنہ ای بن عمر کہہ سکتے ہیں یا خامنہ ای بن بکر کہہ سکتے ہیں اگر چاہیں تو خامنہ ای بن عثمان یا معاویہ بھی کہہ کر بھی مخاطب کر سکتے ہیں۔ its on your choice

بر ہر فتوا باز خمس خور مجتہد لعنت بے شمار

بر ہر جاہل مقلد لعنت بے شمار

بر ہر منکر ولایت لعنت بے شمار

مقصر کون؟؟؟

مقصر شیعوں میں موجود اس گروہ کو کہا جاتا ہے جن کا ظاہر شیعت ہے اور باطن وہابیت ہے۔ جو بظاہر خود کو شیعہ کھلواتے ہیں مگر دراصل وہ شیعوں کے لبادے میں موجود وہابی ہیں۔ مقصرین شیعوں میں موجود کالی بھیڑوں کی مانند ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ وہابیت کے زہر کو شیعت میں داخل کرتے ہیں اور شیعوں کو ان کے بنیادی عقاید سے دور کر کے وہابی عقاید پر کاربند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مقصروں کی چند نشانیاں درج ذیل ہیں

مقصروں کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ معصومینؑ کے فضایل کو گھٹایا یا چھپایا جاے

مقصروں کی کوشش ہوتی ہے کہ معصومینؑ کو اپنے جیسا خاکی بشر ثابت کیا جاے اور ان کی عظمتوں سے انکار کیا جاے۔

مقصروں کی کوشش رہتی ہے کہ ہر مقام پر ولایت علیؑ کا انکار کیا جاے۔ اور منفی پروپیگنڈے کے ذریعے ولایت علیؑ کو شیعوں کی تمام عبادتوں سے خارج کرایا جاے۔

مقصر عزاداری مولا حسینؑ کے بھی دشمن ہوتے ہیں اور اکثر عزاداری کے خلاف فتوے بازی اور زبان درازی کرتے ہوے پاے جاتے ہیں۔

مقصر کبھی معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتے اور نہ ہی یہ برداشت کرتے ہیں کہ کوئ دوسرا معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا کرے۔

مقصرین شعاراللہ یعنی علم، تابوت، ذوالجناح وغیرہ کی بھی بے حرمتی کرتے ہیں اور ان شعاراللہ کو (نعوذباللہ) شرک اور بدعت سے تشبیح دیتے ہیں۔

مقصر معصومینؑ کو چھوڑ کر غیر معصوم کی پرستش اور تقلید انجام دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی اسی امر کی تلقین کرتے ہیں۔

مقصروں کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ معصومینؑ کے القاب اور مناقب پر قبضہ کیا جاے اسی ضمن میں مقصرین معصومینؑ کے القاب اور مناقب کو غصب کرتے ہوے خود کو آیت اللہ، امام، حجت اللہ، ولی امر مسلمین، مولانا، عالم، مولا وغیرہ کھلواتے ہیں۔

مقصر ماتم کے مقابلے پر نماز، مجلس کے مقابلے پر قران، یا علی مدد کے مقابلے پر سلام، اور علیؑ کے مقابلے پر اللہ کو لا کر شیعوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور شیعوں کو واجبات سے دور کر کے مستحبات کی جانب گامزن کرتے ہیں۔

یہ تھیں مقصرین کی چند نشانیاں۔ مقصر وہ جماعت ہے جن پر معصومینؑ نے لعنت کی ہے۔

مولا امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں شیعوں میں موجود مقصر یزیدی فوج سے بدتر ہیں۔۔۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا مقصر ہماری شان کو گھٹاتے ہیں اور ہمارے شیعوں کے درمیان رہ کر ہمارے دشمنوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ مقصر انہی خوارجیوں میں سے ہیں جو مولا علیؑ کے خلاف کھڑے ہوے تھے۔

بر ہر منکر، مقصر، منافق لعنت بے شمار

اجتہاد،تقلید،مجتہد اور فتوا بازی کی حقیقت

گذشتہ کچھ عرصے میں اجتہاد،مجتہد اور فتوابازی کے ناسور کو ہمارے مذہب جعفریہ میں زبردستی داخل کردیا گیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اجتہاد،تقلید،مجتہد اور فتوابازی کا مذہب امامیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ تقلید،مجتہد اور فتوابازی کا تمام تر دارومدار علم اجتہاد پر ہے۔ اگر علم اجتہاد کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات واضح ہوجائے گی کہ علم اجتہاد کا خالق عمر بن خطاب تھا۔ قران اور احادیث معصومینؑ کو رد کرتے ہوئے اپنی عقل ناقص سے دین میں فیصلہ کرنے کو اجتہاد کہا جاتا ہے۔ عمر نے سب سے پہلے دین میں اجتہادی تخریب کاری کو داخل کیا۔عمر نے قرانی احکامات اور احادیث محمدؐ و آل محمدؑ کو رد کرتے ہوئے اپنی عقل سے دین میں فتوابازی کو رائج کیا۔ عمر نے قران اور حدیث کے احکامات کو رد کرتے ہوئے اجتہاد کے ہتھیار کے ذریعے سب سے پہلے نماز سے علی ولی اللہ کی گواہی کو خارج کیا جبکہ رسول مقبولؐ کے زمانے مین اور ابوبکر کے دور حکومت میں نماز میں علی ولی اللہ کی گواہی با قاعدہ دی جاتی تھی،عمر نے اذان سے علی ولی اللہ اور حی علی خیر العمل خو خارج کر کے اذان میں اپنی مرضی کی ترامیم کیں،عمر نے متعہ پر پابندی لگائی اور زنا کو عام کیا،عمر نے اجتہاد کے ذریعے تراویحوں کی باقاعدہ بنیاد رکھی عمر کے دور حکومت سے پہلے تراویح کا کوئی وجود نہ تھا،عمر نے ہی حکومتی ایما پر ذکات کی زبردستی وصولی کا نظام رائج کیا اور حکومت کو ذکات دینے سے انکار کرنے والے سیکڑوں صحابہ اکرام شہید کیا،عمر فتواباز مولویوں کو وجود میں لایا اور قران اور حدیث کے احکامات کو رد کرتے ہوئے فتوابازی کا بازار گرام کیا۔

یہ تھے دین میں کچھ ایسے فیصلے جو عمر بن خطاب حرامی نے اجتہاد کے ذریعے کیے اور دین میں بگاڑ پیدا کیا۔

مذہب شیعہ کا شروع سے ہی مجتہد،اجتہاد،فتوابازی اور انسانی تقلید سے کوئی تعلق نہیں رہا تھا۔شروع سے مذہب جعفریہ کی بنیاد کتاب اللہ اور حدیث معصومینؑ رہی ہے۔ اور حقیقی شیعیان علیؑ کے نزدیک تقلید صرف معصومین کی کی جاسکتی ہے۔کسی غیر معصوم کی تقلید ہمارے نزدیک حرام ہے،شرک ہے اور گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔

اگر تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام حسن عسکری کی شھادت ۲۶۰ ھجری میں ہوئی اس وقت سے لے کر ۴۰۰ ھجری تک یعنی گیارھویں امام کی شھادت کے ۱۴۰ سال بعد تک بھی شیعہ اجتھادی تخریب کاری سے دور تھے اور اخباری مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔(اخباری ان کو کھتے ہیں جو صرف قران اور احادیث معصومینؑ کی روشنی میں زندگی گزارتے ہیں اور معصومین کی ہی تقلید کرتے ہیں)۴۰۰ ھجری میں شیعوں میں موجود منافق مولویوں نے عامہ اہلسنت کی پیروی میں اصول اور فقہ میں احادیث معصومینؑ سے جدا ہوکر کتابیں لکھیں تو اھلسنت کے طریقے وروش پر احکام فقہ اسلامی کے لیے اجماع و دلیل عقل کو بھی شامل کرلیا اور جب انہیں یہ پتہ چلا کہ یہ دونوں دلیلیں (یعنی اجماع و دلیل عقل) مکتب آل محمدؑ کے خلاف ہیں تو اس کی توجیہ وتاویل کرنے میں مشغول ہوگے۔

یہ بات بھی یہاں واضح کرتا چلوں کہ معصومینؑ نے ہمیشہ سے اجماع، دلیل عقل، انسانی اجتہاد اور فتوابازی کی مخالفت کی ہے، اس حوالے سے معصومین کی بے شمار احادیث بھی موجود ہیں۔ اس سلسلے مین نہج البلاغہ میں مولا علی کا خطبہ نمبر ۱۸ بھی ملاحضہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں مولاؑ نے ہر فتوا باز مولوی اور فتوا بازی کے نظام کی تردید کی ہے۔ مولاؑ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوی معاملہ فیصلہ کے لیے پیش ہوتا ہے تو وہ اپنی رائے سے اس کا حکم لگا دیتا ہے پھر وہی مسلہ بعینہ دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ اس پہلے کے حکم کے خلاف حکم دیتا ہے پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انھیں قاضی بنا رکھا ہے۔ تو وہ سب رایوں کو صحیح قرار دیتا ہے۔ حالانکہ ان کا اللہ ایک نبیؐ ایک اور کتاب ایک ہے انہیں غور تو کرنا چاہیے۔ آگے مولاؑ فرماتے ہیں اللہ نے تو انہیں اختلاف سے بچنے کا حکم دیا تھا مگر ان سب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ سب آپس میں اختلاف کر کے عمدا اللہ کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں۔ (نعوذباللہ) اللہ نے دین ادھورا چھوڑ دیا تھا جو یہ اس کا ہاتھ بٹانے کے خواہشمند ہیں یا یہ (فتوا باز مولوی) اللہ کے شریک تھے جو انہیں اللہ کا احکام میں دخل دینے کا حق ہو۔ یا یہ سمجھتے ہیں کہ (نعوذباللہ) رسول نے دین کو پہنچانے میں کوی کوتاہی کر دی تھی جو یہ (فتوا باز مولوی) اس کو مکمل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ قران میں تو اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی اس میں ہر چیز واضح بیان ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ قران کے بعض حصے بعض حصوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کوی اختلاف نہیں ہے۔

اس حوالے سے دیگر معصومینؑ کے اقوال پر بھی توجہ کرنا ضروری ہے !

مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: جو شخص بھی قران اور ہماری احادیث سے ہٹ کر اپنی عقل سے فتوے دیتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔

مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جو شخص بھی دین اسلام میں فتوا دیتا ہے وہ ناپاک ولادت کا نتیجہ ہے۔ مذہب اسلام کا فتوا بازی سے کوی تعلق نہیں۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ نے واضح طور پر فتوا باز مجتہدوں کے بارے میں فرمایا جو شخص بغیر علم اور بغیر ہدایت (خدا و معصومؑ) لوگوں کو فتوے دیتا ہے اس پر ملایکہ رحمت اور ملایکہ عذاب لعنت بھیجتے ہیں اور جو ان فتووں پر عمل کرتے ہیں ان کا گناہ بھی فتوا دینے والے کے سر جاتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں کے لیے ایک ایسا زمانہ بھی آے گا جس زمانے میں وہ اپنے امام کو نہ پہچان سکیں گے؟ تو امام نے فرمایا ہاں ایسا زمانہ ضرور آے گا حرث بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے امامؑ سے پوچھا پھر اس زمانے میں لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پہلے والے امر (یعنی پہلے کے ۱۱اماموں کے حکم) سے اپنے آپ کو متعلق رکھیں یہاں تک کہ امام آخرؑ ظہور فرما جایں۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا دور رہو ان سے جو دین میں اپنی ناقص عقول کی روشنی میں فیصلے دیتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ہمارے شیعہ صرف ہمارے پیروکار ہوتے ہیں۔ہمارے حقیقی شیعہ صرف ہماری پیروی (تقلید) کرتے ہیں کسی غیر معصوم سے ہمارے شیعوں کا کوئی سروکار نہیں۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہم تمہارے رہنما ہیں ہم ہی تمہارے عالم ہیں صرف دین کو ہم سے سمجھو اور ہمارے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں ابو بصیرؒ حاضر ہوے اور فرمایا مولاؑ اگر کوئی شخص قران اور احادیث معصومینؑ سے ہٹ کر دین میں احکامات جاری کرتا ہے تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ مولا صادقؑ نے فرمایا دین اسلام میں شرعی احکامات جاری کرنے کا حق صرف ہم معصومین کو ہے۔ کسی غیر معصوم کو شریعت نافذ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جو غیر معصومؑ ہوتے ہوے دین میں فیصلے دیتا ہے وہ کافر اور جہنمی ہے اور اس کے فیصلوں پر عمل کرنے والے بھی سب کفر پر ہیں اور جہنم کے حق دار ہیں۔

جب مولا حسینؑ کے خلاف مسلمان مولویوں نے کفر اور غداری کے فتوے جاری کیے تو مولا حسینؑ نے فرمایا خدا کی لعنت ہو ان شیطان کی اولادوں پر اور ان کے احکامات ماننے والوں پر۔ اللہ کی قسم فتوا دینے والے ہمیشہ دین کے دشمن رہیں گے اور انہی کی وجہ سے ہر دور میں دین اسلام بدنام ہوتا رہے گا۔

مولا امام نقیؑ نے فرمایا دینی احکامات جاری کرنے کا حق صرف معصومین کو ہے۔کیونکہ ہمارے احکامات ہی اللہ کے احکامات ہوتے ہیں۔ کسی غیر معصوم کو دین کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔

یہ تھے معصومینؑ کے وہ احکامات جو فتوا بازی، اجتہاد، مجتہد اور انسانی تقلید کی نفی میں ہیں۔معصومینؑ کے فرامین سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مذہب شیعہ میں فتوا بازی اجتہاد، مجتہد اور انسانی تقلید جیسے خرافات کی کوئی گنجایش نہیں۔اور جو بھی ان خرافات کو اختیار کرتا ہے

وہ مشرک ہے، کفر پر ہے اور جہنمی ہے ۔

لعنت ہو فتوا باز نجس خور مجتہدوں اور ان کے مقلدوں پر

عام طور پر مجتہدین یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ ہمارتمام تر فیصلے اور فتوے قران اور احادیث کی روشنی میں صادر ہوتے ہیں۔
اب زرا مجتہدین کے کچھ فتوے ملاحظہ فرمایں جو کسی طور بھی قران اور احادیث معصومینؑ کے مطابق نہیں ہیں۔
خامنہ ای حرامی نے فتوا دیا ہے کہ عشق مولا حسینؑ میں خون کا پرسا یعنی قمہ زنی اور زنجیر زنی غلط اور حرام ہے !!!

خامنہ ای جواب دے کہ قران میں کہاں لکھا ہے کہ عزاے حسینی میں خون کا پرسہ دینا غلط ہے؟؟؟
خامنہ ای کسی بھی معصومؑ کا ایک فرمان ایسا دکھادے جس میں معصومین نے خون کا ماتم کرنے سے منع کیا ہو یا اسے حرام قرار دیا ہو۔
خامنہ ای کے اس فتوے کی رد میں امام جعفر صادقؑ کا ایک فرمان پیش کرتا چلوں جہاں مولاؑ صادق نے فرمایا کہ عشق حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا عظیم عبادت ہے اور ہر مومن کو زندگی میں ایک بار تو ضرور خون کا پرسہ دینا چاہیے۔
یہ ہے واضح اختلاف مجتہد کے فتووں اور فرمان معصومینؑ میں!!!

اسی طرح خامنہ ای اور سیستانی حرامی نے فتوا صادر کیا ہے کہ نماز میں علی ولی اللہ کی گواہی دینا غلط ہے اور اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے !!!

مجھے سیستانی اور خامنہ ای قران سے یہ بات ثابت کر کے دکھایں کہ علی ولی اللہ کی گواہی سے (نعوذ باللہ) نماز باطل ہو جاتی ہے۔
یا مجھے کوئ ایک ایسا قول معصومؑ دکھادیں جہاں معصومینؑ نے فرمایا ہو کہ علی ولی اللہ کی گواہی نماز میں غلط ہے۔
مجتہدوں کے اس فتوے کی رد میں بھی بے شمار فرامین معصومینؑ موجود ہیں۔
واضح رہے کہ معصومینؑ نے خود ہمیشہ اپنی نمازوں کے تشہد میں علی ولی اللہ کو گواہی دی ہے اور تمام شیعوں کو بھی اس کی تلقین کی۔
اس حوالے سے امام حسن عسکریؑ نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنی اذان، نماز، کلمے یا اپنی کسی بھی عبادت سے علی ولی اللہ کو خارج کیا اس نے اللہ اور رسولؐ کو اپنی عبادت سے خارج کیا۔ جس نے ولایت علیؑ پر شک کیا اس نے اللہ کی ذات پر شک کیا۔
(نہ جانے یہ مجتہد اور ان کے مقلد کس شیطان کی عبادت کرتے ہیں !!! کیونکہ حدیث معصومؑ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئ کی یہ لوگ اللہ کی عبادت تو نہیں کرتے)

ابھی حال ہی میں خامنہ ای نے فتوا دیا ہے کہ دشمنانِ معصومینؑ پر تبرا کرنا غلط ہے اور شیعوں پر لازم ہے کہ وہ عمر، ابو بکر، عثمان اور معاویہ کا احترام کریں!!!

خامنہ ای اس بات کی وضاحت کرے کہ اللہ نے قرآن میں کسی ایک مقام پر بھی ظالمین اور غاصبین پر تبرا کرنے سے روکا ہے ؟؟؟

کیا معصومینؑ کا کوئی ایک بھی فرمان ایسا موجود ہے جہاں معصومینؑ نے عمر، ابو بکر، عثمان اور معاویہ کا احترام کرنے کا حکم دیا ہو؟؟؟
اگر قرآن نے ظالمین اور غاصبین پر لعنت بھیجنے سے نہیں روکا اور نہ ہی معصومینؑ نے کبھی ظالمین پر تبرا کرنے سے منع کیا ہے تو خامنہ ای جواب دے کہ اس نے یہ فتوا کس حق سے دیا ہے؟؟؟
خامنہ ای کے اس فتوے کی رد میں امام رضاؑ کا ایک فرمان پیش کر رہا ہوں جس معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا کرنے کی فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے۔
مولا علی رضاؑ سے جب حقیقت تبرا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو مولاؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں پر سرِ عام لعنت بھیجیں۔ ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنا گرانقدر عبادتوں میں سے ایک عبادت ہے ۔ جو ہمارے دشمنوں پر تبرا کرتا ہے اس سے ہم راضی ہو جاتے ہیں۔
اے شیعوں! ہمارے ہر دشمن پر کھل کر تبرا کرو بالخصوص ہماری دادی زہراؑ کے دشمنوں پر یعنی عمر اور ابو بکر پر زیادہ سے زیادہ لعنت بھیجو۔ بیشک عمر اور ابو بکر کفر پر تھے اور ان کے مقلدین بھی سب خارج از اسلام ہیں۔

کیا مجتہدین کے یہ فتوے احادیث معصومینؑ اور قرآن کے خلاف نہیں؟؟؟
کیا یہ فتوے کہیں سے بھی احادیث معصومینؑ اور قرآن کے احکامات سے مطابقت رکھتے ہیں؟؟؟

اب میں مجتہدین کے وہ فتوے پیش کر رہا ہوں جو معاشرے میں بے راہ روی پیدا کرنے کا باعث بنیں ہیں۔ مجھے جواب دیا جائے کہ یہ فتوے قرآن اور حدیث کی رو سے درست ہیں؟
سیستانی حرامی نے حال ہی میں ایک فتوا جاری کیا ہے جہاں اس نے مغرب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے **Anal sex** کو جائز قرار دے دیا ہے!!!
مجھے بتایا جائے کہ کہ قرآن کے احکامات اور تعلیمات محمدؐ و آلِ محمدؑ کی رو سے کیا یہ عمل درست ہے؟؟؟

خمینی حرامی کا فتوا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کی جانب سے وطی کرسکتا ہے یعنی وطی فی دبر کرسکتا ہے!!!
مقلدین جواب دیں کیا وطی فی دبر کے بعد نکاح قایم رہ سکتا ہے؟؟؟
جبکہ امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ بیوی کے ساتھ وطی فی دبر حرام ہے اور اس کے نتیجے میں نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

آپ سب قارین نے ملاحضہ کیا کہ عمر کے ایجاد کردہ اجتہاد، تقلید، مجتہد اور فتوابازی کا حقیقی مذہب شیعہ سے کوئ تعلق نہیں اور معصومینؑ نے ہمیشہ فتوے بازی اور اجتہاد و تقلید انسانی سے منع فرمایا ہے۔
اور آپ نے یہ بھی دیکھا کہ مجتہدوں کے اکثر فتوے کسی بھی طور قرانی احکامات اور احادیث معصومینؑ سے مطابقت نہیں رکھتے اور دین میں بگاڑ اور معاشرے میں بے راہ روی کا باعث ہیں۔

دنیا بھر کے مجتہدوں اور ان کے مقلدوں کو کھلا چیلنج !!!

میرا تمام دنیا کے مجتہدوں اور ان کے مقلدوں کو کھلا چیلنج ہے کہ مجھے کسی مستند شیعہ کتاب سے ایک حدیث معصومؑ ایسی دکھادیں جہاں واضع طور پر معصومینؑ نے فرمایا ہو کہ شیعوں پر فرض ہے کہ وہ کسی فتواباز خمس خور مجتہد کی تقلید کریں یا ایسا کہا گیا ہو کہ فتواباز مجتہد ہمارے جانشین ہیں!!!
یا قران میں کہیں واضع طور پر فتواباز مجتہدوں کی تقلید کو فرض قرار دیا گیا ہو!!!

اگر مجتہد اور ان کے مقلد کوئ ایک بھی ایسا حکم لانے میں کامیاب ہو گے تو میں اپنا مذہب چھوڑ دوں گا!!!

یہ بات واضح رہے کہ مجتہد عربی زبان کا لفظ ہے اس لیے فرامین معصومؑ یا قرانی احکام میں اگر مجتہدوں کی تصدیق اور ان کی حمایت موجود ہے تو اس میں لفظ مجتہد ہونا ضروری ہے!!!

علمائے سو کی نشاندہی

علمائے سو کی نشاندہی سے پہلے یہ بات واضح کرتا چلوں کہ حقیقی عالم صرف معصومینؑ ہوتے ہیں کوئی غیر معصوم عالم نہیں ہوسکتا۔ علمائے حق صرف معصومینؑ کی ذات ہے اور کوئی غیر معصوم عالم حق نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح مولانا بھی صرف معصومین کا لقب ہے اور کسی غیر معصوم کو مولانا کہنا غلط ہے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ عالم وہ ہوتا جس کے پاس تمام کاینات کا علم ہو۔

اب زرا مجھے بتایں کہ ایسا کون سا ملایا مولوی ہے جو تمام کاینات کا علم رکھتا ہو؟؟؟

ہمارے یہاں جن کو عالم کے لقب سے نوازدیا جاتا ہے وہ تو مولوی کے سکھائے ناقص اسلامی تعلیمات کے سوا کچھ نہیں جانتے !

ایسے افراد کو عالم کہ کر مخاطب کرنا صرف جہالت ہے۔

پوری کاینات میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جو تمام کاینات کا علم رکھتا ہو اس لیے کسی بھی انسان کو عالم کہنا سراسر غلط ہے۔

صرف معصومینؑ ہی کاینات کے تمام تر علوم کے خالق، مالک اور عالم ہیں۔

بیشک اھل علم صرف معصومینؑ ہیں اور غیر معصوم کو اھل علم کہلوانے کا کوئی حق نہیں۔

مولا صادق فرماتے ہیں ہم تمام معصومینؑ علمائے حق ہیں اور ہم سب کے سردار مولا علیؑ ہیں۔۔

یعنی مولا علیؑ علما کے سلطان اور حاکم ہیں۔

مگر افسوس یہاں ٹکے ٹکے پر بکنے والے مولوی خود کو علما کا بادشاہ، علما کا شہنشاہ، علما کا سلطان اور فخر علما کہلوانے کا شوق رکھتے ہیں۔

معصومینؑ کے علاوہ جو کوئی بھی خود کو عالم کھلواتا ہے وہ علمائے سو میں سے ہے۔ جن کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آخری وقت میں میری امت کے سب سے برے لوگ میری امت کے نام نہاد علما (علمائے سو) ہونگے۔ اور جب تم ان سے رجوع کروگے تو ان کو خنزیر اور بندر کی شکل میں پاوگے۔

غور فرمایں رسول اللہؐ نے مسلمانوں کے مولویوں کو خنزیر اور بندر سے تشبیح دی ہے۔

اب ذرا اپنے پسند کے مولوی کی شکل غور سے دیکھیے گا۔ اس کے اندر بھی آپ کو خنزیر یا بندر کا بخوبی دیدار ہوجاے گا۔

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار نشاندہی کرچکا ہوں کہ ہمارے مذہب کو دو اقسام کو مولویوں نے اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ مولویوں اور نام نہاد ذاکروں کی ایک قسم وہ ہے جو دین فروشی کا کاروبار کرتے ہیں اور خون مولا حسینؑ کی تجارت کا شوق رکھتے ہیں۔ اس قسم کے مولویوں اور نام نہاد ذاکروں کا کوئی عقیدہ نہیں ہوتا، کوئی مذہب نہیں ہوتا ان کی زندگی کا مقصد صرف زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا ہوتا ہے۔ یہ افراد پبلک ڈیمانڈ کے مطابق گفتگو کرتے ہیں۔ جیسی ڈیمانڈ ویسی ہی گفتگو۔ اس قسم کے علمائے سو مجالس پڑھنے کی منہ مانگی رقم وصول کرتے ہیں پیکجز میں خون مولا حسینؑ کی تجارت کرتے ہیں۔ محرم میں مجلس پڑھنے کی ان کی کچھ ڈیل ہوتی

ہے تو ماہ صفر میں کچھ اور پیکج متعارف کرایا جاتا ہے اور رمضان میں خطابت کے کچھ اور ریٹ فکس ہوتے ہیں۔ آسان فہم زبان میں کہا جائے تو یہ ٹکے ٹکے پر بکنے والے بدذات اور بدقماش مولوی ہوتے ہیں، انہیں جب جو چاہے خرید سکتا ہے یہ ہمہ وقت بکنے کو تیار رہتے ہیں۔ جو چاہے ان کے سامنے چند ٹکرے پھینک کر اپنے مطلب کی بات کروا سکتا ہے۔ ایسے لعنتی مولویوں کے بارے میں مولا سجادؑ نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو میرے باباؑ کے ذکر کو پیسوں میں تولتا ہے۔ ذکر سید الشہدا بیش قیمت عبادت ہے اور اس کو دولت میں تولنا کفر ہے۔

دنیاوی مال و دولت کو میرے باباؑ کے ذکر سے دور رکھو۔ جب کوئی ذکر حسینؑ کا کاروبار کرتا ہے تو ہماری دادی زہراؑ خون کے آنسو روتی ہیں اور بی بیؑ اپنے لال کے ذکر کے سوداگروں پر لعنت کرتی ہیں۔

مولا سجادؑ کے اس فرمان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر وہ شخص جو مجلس اور ذاکری کی بلند و بالا اجرت وصول کرتا ہے وہ ملعون ہے۔ اور بی بیؑ اس کاروبار میں شامل ہر شخص سے ناخوش ہوتی ہیں اور اس کاروبار میں شامل ہر شخص پر لعنت بھیجتی ہیں۔

اب مجھے اس بات کا جواب دیا جائے کہ جس مجلس سے بی بیؑ ناخوش ہیں اس مجلس کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے؟؟؟

کیا ہمارے بانیان مجلس ایسے افراد کو زیب ممبر نہیں کر سکتے کہ جن کے دل میں مال و دولت کی ہوس نہ ہو؟؟؟

جو لوگ معصومینؑ کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزارنے کا دعوا کرتے ہیں کم از کم ان کو تو ہوش کے ناخن لینے چاہیے ہیں اور اس کاروباری ٹولے سے جان چھڑانی چاہیے۔

اب مولویوں کی دوسری قسم کی طرف نگاہ ڈالتے ہیں۔ مولویوں کی دوسری قسم ان کی ہے جو سر پر Tyre سجا کر بیرونی آقاوں کے اشارے پر ہمارے دین میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔ ان حضرات کو ایرانی مقصر حکومت سے امداد ملتی ہے تا کہ وہ پاکستانی اور ہندوستانی شیعوں کے عقاید مسخ کریں اور یہاں مقصری عام کریں۔

اس سلسلے میں یہ مقصر مولویوں کا ٹولہ اکثر اپنی تقاریر میں ولایت علیؑ، عزاداری مولا حسینؑ، تبرا اور شعار اللہ (یعنی علم، تابوت، ذوالجناح) کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

مولویوں کے یہ دونوں گروہ ہی مقصری کی بیماری کا شکار ہیں۔ دونوں ہی گروہوں کی کوشش ہوتی ہے کہ معصومینؑ کے القابات اور مناقب پر قبضہ کیا جائے۔ کوئی خود کو آیت اللہ یا حجت الاسلام کہلوا کر معصومینؑ کا حق غصب کرتا ہے تو کوئی خود کو عالم ربانی، علمائے حق یا علما کا سردار یا سلطان کہلوا کر حق معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہماری ملت معصومؑ پرستی چھوڑ کر انسانی پرستش میں مبتلا ہے۔ ہر کوئی اپنے پسندیدہ انسان کی پرستش اور ستایش میں مصروف ہے۔ کسی نے Tyre والے مولوی کو اپنا سب کچھ مان لیا ہے اور اس کی پرستش اور تقلید میں مصروف ہے۔ تو کوئی کسی تاجر خون مولا حسینؑ علامہ کو اپنا آقا و سردار مان کر اس کی تقلید اور پیروی میں لگا ہوا ہے۔ یہ دونوں ہی گروہ مقصری میں ملوث ہیں

حقیقت یہ ہے کہ قابل پرستش قابل احترام ،قابل تقلید ہستیاں صرف معصومین ہی ہیں اور جو کوئی بھی معصومینؑ کے احکامات کو جھٹلاتے ہوئے مولوی کے دین پر چلتا ہے اور اپنے پسندیدہ مولوی کی پیروی کرتا ہے وہ گمراہ ہے اور اس کا مولاؑ کے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مولاؑ ہم سب کو دین حق کو پہچاننے اور صراط مستقیم کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین !!یا علیؑ رب العالمین۔

اللہ و علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جلا جلالہ نے ممبر سلونی سے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں اللہ کی امداد کرنے والا ہوں۔ میں ہی اللہ کا واحد مددگار ہوں۔ میں اللہ کا بھی مشکل کشا ہوں۔ اللہ کو ہر وقت میری ضرورت رہتی ہے۔ اللہ کی ذات میری ذات کے بغیر ادھوری ہے۔ اللہ ہر مقام پر میرا محتاج رہتا ہے۔۔۔۔۔۔ یہ سن کر حضرت سلمان فارسیؓ نے سوال کیا کہ مولاؑ اللہ آپ کا کس طرح محتاج ہے؟؟؟ مولا علیؑ نے فرمایا اللہ میرے وجود کا محتاج ہے میں اللہ کا ظرف ہوں۔ اللہ جب کسی شے کو دیکھنا چاہتا ہے تو میری آنکھوں سے دیکھتا ہے، اللہ کو جب کچھ سننا ہوتا ہے تو میرے کانوں سے سنتا ہے، اللہ کو جب بولنا ہوتا ہے تو میری زبان سے بولتا ہے، اللہ کو جب کچھ خلق کرنا ہوتا ہے تو میرے ہاتھوں سے کرتا ہے، اللہ کو جب خود کو جہاں پر ظاہر کرنا ہوتا ہے تو میرے وجود کے ذریعے خود کو ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح اللہ ہر مقام پر میرا محتاج رہا ہے اور میں ہمیشہ سے اللہ کا مددگار رہا ہوں۔

شرک کیا ہے ؟؟؟

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ سے جب کسی نے شرک کی تعریف جاننا چاہی تو مولاؑ نے فرمایا ہم معصومینؑ کی عظمتوں پر شک کرنا، ہماری ولایت کا انکار کرنا یا ہماری ولایت میں کسی غیر کو شریک کرنا ہی شرک ہے۔

ذہنوں میں اٹھنے والے چند سوالات اور ان کے جواب!!!

کچھ عرصے سے نوجوانوں کے ذہنوں میں چند سوالات جنم لے رہے تھے جن کی یہاں وضاحت کرنا ضروری ہے۔

عام طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ ایام عزا کے ماتمی جلوسوں یعنی عاشورہ اور اربعین کے جلوسوں کو راستے میں روک کر نمازیں پڑھنا کیا درست ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ماتمی جلوس کو روک کر علم، ذوالجناح، تابوت اور دیگر شعار اللہ کو روک کر نماز پڑھنا حرام ہے۔ معصومینؑ نے اس امر سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ماتم حسینؑ ہر واجب عبادت سے زیادہ واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسینؑ کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے بہتر ہے۔۔۔۔

فرمان معصومؑ سے واضح ہوا کہ ماتمی جلوسوں کو روک کر نمازیں پڑھنا غلط ہے۔

اور شرعی لحاظ سے بھی یہ غلط ہے۔ نماز کی شریعت کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ چوراہے یا خیابان پر نماز ادا نہیں ہو سکتی۔

ویسے بھی ماتم منسوب ہے مولا امام حسینؑ سے جو اصول دین ہیں اور نماز ہے فروع دین اور شریعت کا یہ قانون ہے کہ فروع ہمیشہ اصول پر قربان ہوتا ہے۔ اصول کبھی فروع پر قربان نہیں ہوتا۔

ایک اور سوچ یہ پائی جاتی ہے کہ (نعوذ باللہ) مولا حسینؑ نے نماز کے لیے سر کٹا دیا تھا اور شہید ہو گے تھے!!!

یہ سوچ ہی غلط ہے اور ایسی سوچ رکھنے والے تمام افراد جاہل مطلق ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی واضح کیا کہ اصول دین کبھی فروع دین پر قربان نہیں ہوتے۔

امامت بھلا نماز پر کیسے قربان ہو سکتی ہے؟؟؟ امامت اصول دین ہے جبکہ نماز فروعیات میں سے ہے۔ اور اگر سوال نمازی کا تھا تو مجھے جواب دیا جائے کہ کیا یزید کی فوج میں نماز نہیں ہوتی تھی؟؟؟ کیا یزیدی مسلمان نہیں تھے؟؟ نہیں جناب ! یزیدی بھی سب پنج وقتہ نمازی تھے بڑے بڑے حافظ قران تھے بڑی بڑی داڑھیوں والے ملعون تھے

حقیقت تو یہ ہے کہ کربلا کا مقصد نماز نہیں تھا اور نہ ہی کربلا کا مقصد لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کو بچانا تھا۔ کربلا کا مقصد صرف اور صرف علی ولی اللہ کو بچانا تھا۔ کیونکہ اللہ اور رسولؐ پر تو یزیدی بھی ایمان رکھتے تھے۔ مگر یزیدی بھی آج کے مجتہدوں کی طرح صرف علی ولی اللہ کے ہی منکر تھے۔ مولا امام جعفر صادق اور مولا محمد باقرؑ کے فرامین بھی اس حوالے سے موجود ہیں جہاں معصومینؑ نے واضح کیا ہے کہ کربلا کا مقصد صرف اور صرف ولایت علی تھا۔ کیونکہ اللہ اور رسول کو تو یزیدی بھی مان رہے تھے۔ تکلیف ان کو بھی صرف علیؑ سے تھی۔

ایک اور سوال بہت اٹھایا جاتا ہے کہ کیا خون کا پرسا دینے کے بعد یعنی زنجیر زنی اور قمہ زنی وغیرہ کے بعد خونی حالت میں نماز ہو سکتی ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جی ہاں! بالکل ماتم کے نتیجے میں جاری ہونے والے خون کی حالت میں نماز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ماتم کے نتیجے میں بہنے والا خون نجس نہیں ہوتا یہ خون متبرک ہوتا ہے۔

امام زین العابدینؑ جب بھی اپنے باباؑ کی یاد میں خون کا پرسا دیا کرتے تھے تو اس کے فوراً بعد اسی حالت میں دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتے تھے۔

تمام عزاداروں کو بھی چاہیے ہے کہ جب ماتمی جلوس ختم ہو اور خون کا پرسا دے چکیں تو آخر میں اسی خونی حالت میں نماز شکرانہ ادا کریں۔ اور اپنے مالک کی بارگاہ میں شکر ادا کریں کہ ہم کو عشق مولا حسینؑ میں ماتم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہی سنت معصومینؑ بھی ہے۔

ایک اور سوال یہ کیا جاتا ہے کہ کیا علم، ذوالجناح، تابوت یا دیگر شعار اللہ کے سامنے سجدہ کرنا جائز ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جی ہاں! بالکل جائز ہے۔ کیونکہ علم، تابوت، ذوالجناح وغیرہ سب شعار اللہ ہیں۔ اللہ کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ ان کی مثال حجر اسود اور خانہ کعبہ جیسی ہے۔ اگر کعبہ کو سجدہ ہو سکتا ہے حجر اسود کے ساتھ اپنا چہرہ رگڑا جا سکتا ہے تو ان شعار اللہ کو بھی سجدہ ہو سکتا ہے۔

مگر واضح رہے کہ اس ضمن میں کسی بھی انسان کے آگے سجدہ کرنا غلط ہے کیونکہ کوئی بھی انسان شعار اللہ نہیں ہے۔ اور معصومینؑ نے انسانوں کی پرستش اور ان کے آگے سجدہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور کہا ہے کہ جو مخلوق کو خالق سے ملاتے ہیں یا مخلوق کو خالق جتنا درجہ دیتے ہیں وہ غالی ہیں اور غالی کافر سے بدتر ہیں۔ واضح رہے کہ ہم سب کے خالق صرف معصومینؑ ہیں اس لیے ہمارے سجدے ہماری عبادات صرف معصومینؑ کے لیے ہیں۔ اور غیر معصوم کو معصومینؑ کے برابر اہمیت دینا ہی شرک ہے۔

ایک اور سوال جو آج کل بہت اٹھایا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص سے کلام کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے یا یا علیؑ مدد کہنا چاہیے؟

اس سوال کے جواب میں میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ سلام اور یا علی مدد کا کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں۔ علیؑ ہیں کل ایمان اور سلام تو ایک مستحب سی چیز ہے۔ نہ جانے کون جاہل ہیں جو یا علیؑ مدد کو ترک کر کے سلام کرتے ہیں۔

نادان ہیں وہ لوگ جو کل ایمان کو ترک کر کے مستحبات کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

تمام انبیا، تمام اولیا، تمام ملائکہ یہاں تک کہ خود اللہ بھی جب مشکل میں پڑا ہے تو اس نے یا علی مدد کہا ہے۔

۱۴۰۰ سال سے یا علیؑ مدد حقیقی شیعوں کا شعار ایمانی رہا ہے۔ اور اس کی اہمیت کلمے سے بھی زیادہ رہی ہے۔ کسی سے کلام کرنے

سے قبل یا علیؑ مدد کہنے کا رواج حضرت مختار ثقفیؒ کے دور سے شروع ہوا۔ جب مختارؒ نے مولا حسینؑ کا قصاص لینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے مومنوں اور منافقوں کے درمیان فرق پیدا کرنے کے لیے یا علیؑ مدد کا شعار باقاعدہ متعارف کرایا۔ کیونکہ مولا حسینؑ کے دشمن سب مسلمان ہی تھے اور سب ہی اللہ اور رسول کے ماننے والے تھے تو مختارؒ نے فیصلہ کیا کہ مومن کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ جب بھی کسی دوسرے مومن سے ملے گا تو ملتے ہی با آواز بلند یا علیؑ مدد کہے گا۔ یہی مومن کی نشانی ہوگی۔ جو یا علیؑ مدد کا جواب خوش اسلوبی سے دے گا وہ مومن ہوگا اور جو علیؑ کا نام سن کر چہرہ بگاڑے گا وہ منافق ہوگا۔ اس کے بعد بھی یا علیؑ مدد کے شعار کو معصومینؑ کی حمایت حاصل رہی اور معصومینؑ کے اصحاب جب بھی آپس میں ملتے تو ملتے ہی سب سے پہلے یا علیؑ مدد کہتے اور اس کے بعد سلام کرتے ------

آج کل کچھ لوگوں میں یہ جہالت بھی پائی جاتی ہے کہ وہ پہلے سلام کرتے ہیں پھر یا علیؑ مدد کہتے ہیں۔ یہ عمل سراسر علیؑ کی ذات کی توہین کے زمرے میں آتا ہے۔ علیؑ کل ایمان ہیں علیؑ ہر چیز سے پہلے ہیں۔ مولا علیؑ کے نام آنے سے پہلے تو قرآن بھی شروع نہیں ہوسکتا ! قرآن شروع کرنے سے پہلے بھی بسم اللہ پڑھنی پڑتی ہے جو بذات خود مولا علیؑ کا اسم ہے۔ جب قرآن علیؑ کے بغیر آغاز کی جسارت نہیں کرتا تو دو ٹکے کا مسلمان کیسے یا علیؑ مدد سے پہلے سلام کرلیتا ہے یا یا علیؑ مدد کو ترک کر کے سلام کرلیتا ہے۔ لعنت ہو مولاؑ کو ترک کرنے والے مسلوں پر۔

آج کل بہت سے مقصرین کو اس بات سے تکلیف ہوتی ہے کہ ہم معصومینؑ کے اسما کے ساتھ جل جلالہ یا صلوات اللہ علیہ کیوں لکھتے ہیں؟ مقصرین کی خواہش ہوتی کہ معصومینؑ کے اسما کے ساتھ صرف علیہ سلام لکھا جائے اور اگر کوئی مومن معصومینؑ کے اسما کے ساتھ جل جلالہ لکھ دیتا ہے تو مقصرین کی جانب سے اس مومن کو بے پناہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور شرک کے فتوے جاری ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

مقصرین کا کہنا ہوتا ہے کہ جل جلالہ صرف اللہ کا لقب ہے اور معصومینؑ کے لیے جل جلالہ کا استعمال نہیں ہوسکتا۔

اور جب مقصرین سے سوال کیا جائے کہ جناب! معصومینؑ کے ناموں کے ساتھ جل جلالہ کیوں نہیں لکھا جاسکتا؟ تو اس بات کا کوئی محکم جواب مقصرین کے پاس نہیں ہوتا یہاں تک کے بیشتر مقصرین کو جل جلالہ کا مطلب بھی پتہ نہیں ہوتا۔

میرا مقصرین سے یہ سوال ہے کہ کیا قرآن میں اللہ نے کہیں کہا ہے کہ جل جلالہ صرف میرا لقب ہے اور اس کو معصومینؑ کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا؟؟؟

اگر قرآن میں کہیں ایسا کہا گیا ہے تو ہم کو دکھایا جائے!

یا معصومینؑ کی کوئی ایک ایسی حدیث دکھائی جائے جہاں معصومینؑ نے فرمایا ہو کہ اللہ کو جل جلالہ کہو اور ہم کو علیہ سلام کہو۔ اور ہم کو جل جلالہ کہنا غلط ہے!!

قران یا حدیث معصومینؑ میں یہ بات کہیں موجود نہیں ہے کہ جل جلالہ اللہ کے لیے مختص خاص لقب ہے اور اس کا استعمال معصومینؑ کے لیے نہیں ہو سکتا۔

عام طور پر مقصرین کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ اللہ ذو الجلال والاکرام ہے اس لیے اس کو ہی جل جلالہ کہا جا سکتا ہے!

مقصروں کی یہ سوچ بھی ان کی باقی سوچوں کی طرح غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ذو الجلال والاکرام نہیں ہے بلکہ مولاؑ کی ذات ذو الجلال والاکرام ہے۔

سورہ رحمٰن کی ایک آیت سے اس جانب واضح اشارہ ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا میں جو کچھ ہے سب فنا ہو جائے گا صرف تمہارے رب کا وہ چہرہ باقی رہے گا جو ذو الجلال والاکرام ہے!!!

جیسا کہ سب کے علم میں ہے کہ وجہ اللہ مولا علیؑ کا لقب ہے اور اس لحاظ سے ذو الجلال والاکرام مولا علیؑ کی ہی ذات ہوئی۔ اس آیت کی تفسیر میں خود مولا علیؑ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس وجہ اللہ (اللہ کے چہرے) کا ذکر کیا گیا ہے وہ میں علیؑ ہوں۔

اب مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ یا تو علیؑ کو وجہ اللہ مان کر ذو الجلال والاکرام تسلیم کر لیں یا پھر کسی چہرے والے اللہ کو تلاش کریں جو ذو الجلال والاکرام ہو۔

دوسرا قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہماری ملت عجیب قسم کی منافقت کا شکار ہے ایک طرف تو مولا حسینؑ کو علیہ سلام لکھتی ہے تو دوسری طرف حضرت حرؑ کو بھی علیہ سلام ہی کہتی ہے! کیا حرؑ اور مولا حسینؑ برابر ہیں؟؟؟

ہماری ملت کو سمجھنا چاہیے کہ حضرت حرؑ بیشک علیہ سلام ہیں مگر مولا حسینؑ علیہ سلام نہیں ہیں۔ مولا حسینؑ تو وہ ہیں جو ایک لمحے میں حرؑ کو علیہ سلام بنا دیتے ہیں۔ مولا حسینؑ تو علیہ سلاموں کے بھی خالق ہیں۔

اس لیے ملت کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے اور معصومینؑ کے اسما کے ساتھ صلوات اللہ علیہ یا جل جلالہ لکھنا چاہیے۔ معصومینؑ کے اسما کے ساتھ علیہ سلام لکھنا مقصری کے زمرے میں آتا ہے۔۔۔

اب ذرا ایک اور مسلے پر روشنی ڈالتے ہیں جو آج کل بہت عام ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج کل اتحاد بین المسلمین (جو در اصل اتحاد بین المنافقین ہے) کا راگ آلاپا جا رہا ہے۔ پیشہ ور مولویوں کی خواہش ہے کہ دین فروشی کے کاروبار کے وسیع تر مفاد میں تمام نام نہاد مسلمان اکٹھے ہو جایں۔ مولویوں کی خواہش ہے کہ شیعیان حیدر کرارؑ اور پیروان معاویہ ایک ہو جایں اور ان کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کی فضا قایم ہو جائے۔۔

اگر فرامین معصومینؑ کا جایزہ لیا جائے تو فرامین معصومینؑ کی روشنی میں ہمیں کسی بھی قسم کے اتحاد بین المسلمین کی اجازت نہیں ملتی!!

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ منکران ولایت علیؑ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔ جو ولایت علیؑ کے منکر ہیں ان سے دوستی رکھنا یا ان سے رشتے قایم کرنا حرام ہے یہاں تک کہ منکران ولایت علیؑ کو سلام کرنا اور ان کو مسکرا کر دیکھنا بھی حرام ہے۔

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ ہمارا شیعہ وہ ہے جو ہم سے محبت رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمارے تمام دشمنوں سے نفرت کا اظہار بھی کرے۔ جو شیعہ ہم سے محبت رکھنے کا دعوا کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں یا ان کے چاہنے والوں سے بھی عقیدت رکھتے ہیں تو وہ شیعہ ہمارے دشمنوں سے بھی بدتر ہیں۔

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ منافق ہیں وہ لوگ جو ہمارے دشمنوں یا ان کے چاہنے والوں سے دوستیاں رکھتے ہیں۔

اقوال معصومینؑ کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ شیعیان علیؑ اور معاویہ کے پیروکاروں میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔

اب زرا اتحاد بین المسلمین کی تاریخ پر بھی نظر ڈالنی چاہیے۔ اگر تاریخ کا جایزہ لیا جاے تو پتہ چلتا ہے کہ اتحاد بین المسلمین ہمیشہ سے معصومینؑ کے خلاف اور ان کی دشمنی میں قایم ہوے۔ تاریخ اسلامی میں دو بڑے اتحاد بین المسلمین قایم ہوے ہیں اور دونوں ہی معصومؑ دشمنی پر قایم ہوے۔ ایک اتحاد بین المسلمین مولا علیؑ کے خلاف جنگ صفین میں قایم ہوا تھا جہاں مولاؑ سے دشمنی میں سارے مسلے ایک ہوگے تھے۔ اور سب سے بڑا اتحاد بین المسلمین مولا حسینؑ کے خلاف یزید نے کربلا میں قایم کیا تھا۔ جہاں تمام فرقوں اور مسلکوں کے مسلمان اور مسلمانوں کے مولوی مولا حسینؑ کے خلاف بر سر میدان آگے تھے یزید کے قایم کردہ اتحاد بین المسلمین میں نام نہاد سنی بھی تھے تو کوفے کے منافق شیعہ بھی تھے۔ اور دونوں جانب کے بدبخت ملاوں نے مولا حسینؑ کے خلاف کفر اور بغاوت کے فتوے بھی جاری کیے تھے۔

اقوال معصومینؑ اور تاریخ کا جایزہ لینے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اتحاد بین المسلمین کی کوی حقیقت نہیں ہے اور اس قسم کے اتحاد صرف معصومؑ دشمنی میں ہی قایم ہوتے ہیں۔

تو پھر شیعیان علیؑ پر لازم ہے کہ وہ اس قسم کے تمام اتحادوں سے دور رہیں جہاں پر ان کو پیروان معاویہ کے ساتھ بیٹھنا پڑے۔

قمہ زنی، زنجیر زنی خون کا پرسہ سنت معصومینؑ ور ولیا کی صلوٰۃ اعلیٰ!!!

جیساکے آپ سب کے علم میں ہے کہ آج کل جس حرامی مولوی کا دل چاہتا ہے عزاداری مولا حسینؑ کے خلاف فتوے بازی شروع کر دیتا اور مولویوں کے فتوؤں کا نشانہ سب سے زیادہ قمہ زنی، زنجیر زنی وغیرہ یعنی خون کا پرسہ بنتا ہے۔ یہاں ہم نظر ڈال رہے ہیں چند واقعات اور فرامین معصومینؑ پر جس سے قمہ زنی، زنجیر زنی خون کے پرسے کی اہمیت کا اندازہ ہو پائے گا۔

اگر تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے عشق حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا نبیوں کا شیوہ، معصومین کی سنت اور اولیا کرام کی صلوٰۃ اعلیٰ رہا ہے۔

عشق مولا حسینؑ میں سب سے پہلے خون کا پرسہ حضرت آدمؑ نے دیا تھا۔ جب حضرت آدمؑ کا گزر زمین کربلا سے ہوا تو ان کی پیر میں کانٹا چبھ گیا اور پیر سے خون جاری ہو گیا۔ حضرت آدمؑ نے اللہ سے فرمایا اے اللہ یہ کیسا امتحان ہے؟ اللہ نے حضرت آدمؑ سے فرمایا یہ کوئی امتحان نہیں ہے بلکہ جس سرزمین پر تم کھڑے ہو اس سرزمین پر میری سب سے محبوب ہستی حسینؑ کا خون بہایا جائے گا۔ اور تمام نبیوںؑ پر لازم ہے کہ مولا حسینؑ کی شہادت کے غم میں خون بہائیں۔

ایسے ہی واقعات حضرت موسیٰؑ، حضرت نوحؑ، حضرت شمعونؑ اور حضرت سلیمانؑ سمیت تمام نبیوں کے ساتھ پیش آئے اور تمام نبیوں نے عشق مولا حسینؑ میں خون کا نذرانہ پیش کیا۔

کربلا کے بعد خون کے پرسے کی باقاعدہ بنیاد پاک بی بی حضرت زینبؑ نے رکھی۔ بی بی زینبؑ نے جب مولا حسینؑ کے سر مبارک کو نوک نیزہ پر دیکھا تو شدت غم سے اپنے ماتھے کو چوب محمل سے ٹکرایا جس سے بی بیؑ کے سر سے خون جاری ہو گیا اور پھر بی بی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہی تمام معصومینؑ نے عشق حسینؑ میں خون کا ماتم کیا اور آج تک تمام عزادار بی بی زینب کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہی قمہ زنی، زنجیر زنی وغیرہ کرتے ہیں۔

امام زین العابدینؑ چالیس سال تک خون رونے کے ساتھ ساتھ قمہ کا ماتم بھی کرتے رہے اور اپنے تمام اصحاب کو خون کا پرسہ دینے کی تلقین کی۔

اگر اولیا وقلندر کی زندگیوں پر بھی نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ عشق مولا حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا اولیا وقلندر کی زندگی کا مقصد رہا ہے اور اولیا اکرام اور قلندر پاکؒ نے خون کے پرسے کو صلوٰۃ اعلیٰ یعنی اعلیٰ ترین عبادت بہترین نماز قرار دیا ہے۔

حضرت لال شہباز قلندرؒ ایام عزا میں زمین پر کانٹے بچھاتے تھے اور ان کانٹوں پر لوٹتے تھے اور ان کے جسم سے اتنا خون جاری ہوتا تھا کہ پورا بدن لال ہو جاتا تھا۔ اسی لیے ان کو لال کہا جاتا ہے۔

اسی طرح بابا فرید گنج شکر بھی ایام عزا میں عشق حسینی میں خون کا نذرانہ پیش کرتے تھے اور خون کا پرسہ دیتے ہوئے ہی شہید ہوئے۔

معین الدین چشتی، نظام الدین اولیا اور دیگر اولیا اکرام بھی باقاعدگی کی ساتھ عشق مولا حسینؑ میں خون کا ماتم کیا کرتے تھے۔

عشق مولا حسینؑ میں خون کے پرسے کے حوالے سے مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا عشق حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا عظیم عبادت ہے اور ہر مومن کو زندگی میں ایک بار تو ضرور خون کا پرسہ دینا چاہیے۔

اسی حوالے سے مولا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا عزاے حسینؑ اعلیٰ ترین عبادت ہے اور اس عبادت کی کوئی حدود نہیں۔ جہاں تک ہوسکے سید الشہداء حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرو اگر دوران گریہ و ماتم تمہاری آنکھوں یا جسم سے خون جاری ہو جائے تو اس امر کا ثواب بے حساب ہے۔

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عشق حسینی میں خون کا پرسہ دینا نبیوں کا شیوہ، معصومینؑ کی سنت اور اولیا کی صلواۃ اعلیٰ رہا ہے اور معصومینؑ نے خون کے پرسے کو عظیم عبادت قرار دیا ہے۔

اب جو کوئی بھی عزاداری مولا حسینؑ خون کے پرسے یعنی قمہ زنی، زنجیر زنی وغیرہ کے خلاف فتوے دیتا ہے وہ شمر اور یزید کی اولادوں میں سے ہی ہوگا کیونکہ عزاداری حسینؑ سے روکنا صرف یزیدیوں کا ہی وطیرہ رہا ہے۔

لعنت ہو ہر فتوا باز خمس خور مجتہد پر